Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ :- الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱ آنہ

۱۹ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ

جلد ۶/۴۱ ★ ۱۰ اخاء ۱۳۳۱ ہش ★ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء ★ نمبر ۲۳۷

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

بت ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قیامت کا نمونہ روحانی حیات کے بخشنے میں اُس ذات کامل الصفات نے دکھلایا جس کا نام نامی محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم ۔ سارا قرآن اول سے آخر تک یہ شہادت دے رہا ہے کہ یہ رسولؐ اس وقت بھیجا گیا تھا کہ جب تمام قومیں دنیا کی روح میں مر چکی تھیں اور فساد روحانی نے بر و بحر کو ہلاک کر دیا تھا ۔ تب اس رسولؐ نے آکر نئے سرے سے دنیا کو زندہ کیا اور زمین پر توحید کا دریا جاری کر دیا

اخبار احمدیہ

لاہور ۹ راکتوبر ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج ضعف کل سے قدرے کم رہا ۔ ٹمپریچر نارمل کے قریب ہے ۔ کھانسی بدستور ہے ۔

احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

ایران کے وزیر خارجہ مستعفی ہو گئے

تہران ۹ راکتوبر ۔ ایران کے وزیر خارجہ حسین نواب مستعفی ہو گئے ہیں ۔ اور ڈاکٹر مصدق نے ان کا استعفا منظور بھی کر لیا ہے ۔ ابھی یہ نہیں بتایا گیا کہ انہوں نے استعفیٰ کیوں دیا ۔

مطلوبہ رقم کی ادائیگی شروع نہ ہونے کی صورت میں ایران برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کر لیگا

برطانوی ناکہ بندی کی وجہ سے ایران کی اقتصادی مشکلات دن بدن بڑھ رہی ہیں ۔ امریکی وزیر خارجہ کے نام ڈاکٹر مصدق کا مکتوب

تہران ۹ راکتوبر ۔ ایران نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ اگر برطانیہ نے آئندہ منگل تک ۴ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ کی ادائیگی شروع نہ کی تو وہ اس سے سفارتی تعلقات منقطع کر لیگا ایران اس رقم کا مطالبہ تیل کی رائلٹی کے طور پر کر رہا ہے اس نے ایک ہفتہ کے اندر اندر اس میں سے دو کروڑ پونڈ کی ادائیگی کا مطالبہ کیا ہے ۔ آج یہاں ایرانی حکومت کے ایک ترجمان نے حکومت کے اس فیصلے پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ سفارتی تعلقات منقطع کرنے کے سلسلہ میں ڈاکٹر مصدق کا پہلا قدم یہ ہو گا کہ وہ لندن سے ایرانی ناظم الامور کو واپس بلا لیں گے ۔ دوسرا قدم یہ ہو گا ۔ کہ تہران میں برطانوی سفارتخانہ بند کر دیا جائے گا ۔ ڈاکٹر مصدق نے ایک بیان میں کہا ہے ۔ مجھے اس خبر پر سخت افسوس ہوا ہے ۔ کہ لندن میں غیر سرکاری طور پر اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ برطانیہ ایران کی نئی تجاویز کو مسترد کر دے گا ۔

ایران نے امریکہ کو مطلع کیا ہے کہ برطانیہ نے ایران کی جو اقتصادی ناکہ بندی کی ہوئی ہے اس کی وجہ سے ایران کی مالی اور اقتصادی مشکلات بڑھ رہی ہیں ۔ ڈاکٹر مصدق نے اس ضمن میں امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچیسن کے نام ایک خط ارسال کیا ہے ۔ جس میں لکھا ہے کہ اس صورت حال کے جو بھی برے نتائج پیدا ہوں گے ۔ ایران ان کا ذمہ دار نہ ہو گا ۔

پاکستان میں گذشتہ سال ۴ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ چائے برآمد کی گئی

اتنی کثیر مقدار میں چائے پہلے کبھی برآمد نہیں ہوئی

ڈھاکہ ۹ راکتوبر ۔ وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمٰن نے آج ریڈیو پاکستان کے نمائندے کو بتایا کہ پچھلے تجارتی سال میں پاکستان نے چار کروڑ ۲۰ لاکھ ۵۲ ہزار پونڈ چائے برآمد کی ۔ جس کی مالیت ۵ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے سے زیادہ بنتی ہے ۔ اتنی مقدار میں پہلے کبھی دوسرے ملکوں کو چائے نہیں بھیجی گئی تھی ۔ اس سے پہلے سالانہ برآمد کی زیادہ سے زیادہ مقدار ۳ کروڑ تھی ۔ جس کی مالیت ساڑھے چار کروڑ روپے کے قریب ہوتی ہے ۔

پٹ سن کا ذکر کرتے ہوئے وزیر تجارت نے بتایا کہ پاکستان اب تک ہندوستان کے سوا دوسرے ملکوں کے ہاتھ بارہ لاکھ سے زیادہ گانٹھیں فروخت کر چکا ہے ۔ ہندوستان کے ہاتھ جو پٹ سن بھیجا گیا ہے اسکی مقدار سات لاکھ گانٹھوں کے لگ بھگ ہے ۔ علاوہ ازیں روس کے ساتھ لین دین کے اصول پر جو معاہدہ ہوا ہے اسکے تحت وہ بھی ایک لاکھ ۲۰ ہزار گانٹھیں اٹھانے والا ہے انہوں نے بتایا کہ پٹ سن کی صورت حال اب تسلی بخش ہے اور یہ اسبات کی علامت ہے کہ حکومت کی تجارتی پالیسی کامیاب رہی ہے ناجائز برآمد کی روک تھام کے سلسلے میں حکومت نے جو سخت اقدامات کئے ہیں یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ ہندوستان بھی کثیر مقدار میں پٹ سن خریدنے پر مجبور گیا ہے ۔ اقتصادی حالات کا جائزہ لینے کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی ہے ۔ وزیر تجارت نے بتایا وہ اگلے مہینے اپنی رپورٹ پیش کر دے گی ۔

مصر میں ۱۶ اعلیٰ افسروں کی برطرفی

قاہرہ ۹ راکتوبر ۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے حکومت کے ۱۱۷ اعلیٰ افسروں کو برطرف کر دینے کا حکم دیا ہے ۔ ملک سے رشوت ستانی اور اسی قسم کی دوسری بدعنوانیاں ختم کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے ۔ یہ اقدام بھی اسی کی ایک کڑی ہے ۔

جنرل نجیب سے سوڈانی وفد کی ملاقات

قاہرہ ۹ راکتوبر ۔ جنرل نجیب نے آج سوڈان کی سوشلسٹ ریپبلکن پارٹی کے نمائندوں سے ملاقات کی جو تین گھنٹے تک جاری رہی ۔ اس ملاقات کے وقت سابق وزیر اعظم علی ماہر اور سٹیٹ کونسل کے صدر بھی موجود تھے ۔

امریکہ سے غیر جانبداری کا مطالبہ

پیرس ۹ راکتوبر ۔ فرانس نے امریکہ کو خبردار کیا ہے ۔ کہ وہ مراکش کی آزادی کے مسئلہ سے اپنے آپ کو علیحدہ رکھے ۔ آج پیرس میں وزارت خارجہ کے دفتر کی طرف سے اس مضمون کا ایک مراسلہ امریکی سفیر کے حوالے کیا گیا ۔

ٹڈی دل کی وجہ سے فصلوں کو نقصان

لگان میں کمی کی تجویز

حیدر آباد سندھ ۹ راکتوبر ۔ حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے کہ جہاں جہاں جوار اور باجرے کی فصلوں کو ٹڈی دل سے نقصان پہنچا ہے وہاں لگان میں کمی کر دی جائے ۔ یہ تخفیف نقصان کے

مطابق کی جائے گی ۔ چنانچہ نقصان کا اندازہ لگانے کے لئے خاص افسر مقرر کر دیئے گئے ہیں ۔

تھل میں مسیحیوں اور اچھوتوں کی آبادکاری کیلئے زمین مخصوص کر دی گئی

لاہور ۹ راکتوبر ۔ حکومت پنجاب نے تھل کے علاقے میں مسیحیوں اور اچھوتوں کی آبادکاری کے لئے ۵ چک مخصوص کر دیئے ہیں ۔ ان میں ہر خاندان کو پندرہ پندرہ ایکڑ زمین دی جائے گی ۔ تیس چک ایسے مالکان اراضی کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں ۔ جن کی زمینیں تھور اور سیم وغیرہ کی وجہ سے خراب ہو گئی ہیں اور وہ صرف پانچ ایکڑ یا اس سے بھی کم زرعی زمین کے مالک رہ گئے ہیں ۔ اسی طرح پندرہ چک ایسے مالکان کے لئے مخصوص ہوں گے ۔ جن سے حکومت نے عوامی مفاد کے لئے زمینیں حاصل کر لی ہیں ۔ اور ان کی ملکیت پانچ پانچ ایکڑ رہ گئی ہے ۔

ریل کے ہولناک حادثے میں مرنیوالوں کی تعداد

لندن ۹ راکتوبر ۔ انگلستان میں ریل کا جو ہولناک حادثہ پیش آیا ہے ۔ اسمیں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق مرنیوالوں کی تعداد ۸۵ تک پہنچ چکی ہے اس حادثہ میں گاڑیوں کے ٹکرانے سے بہت سے ڈبے چور چور ہو گئے ہیں ۔ خیال ہے کہ ابھی اُن کے نیچے کافی لاشیں دبی ہوئی ہیں ۔

خرطوم ۹ راکتوبر ۔ سوڈان میں نئے دستور کے تحت آئندہ مہینے جو انتخابات ہونیوالے ہیں ان تمام سیاسی پارٹیوں نے جو وادی نیل کے اتحاد کی حامی ہیں انکا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ پریس میں چھپوا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق مخلصین جماعت سے اپیل

از جناب خانصاحب فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارا سالانہ جلسہ اب بالکل قریب آپہنچا ہے اور وہ مبارک ایام اب نزدیک سے نزدیک تر آرہے ہیں۔ جب ہزاروں مخلصین اطراف و جوانب سے دیار حبیب میں محض اس لئے اکٹھے ہوں گے کہ وہ اپنے محبوب آقا کے کلمات طیبات سے مستفیض ہوں بزرگان سلسلہ اور علماء جماعت کی تقاریر سے ان کے معلومات میں اضافہ ہو اور وہ اپنی آنکھوں سے اس نظارہ کو دیکھیں کہ کس طرح ۱۹۴۷ء کے مہیب اور ہیبت ناک انقلاب کے بعد جبکہ جماعت کے افراد ادھر ادھر منتشر ہو چکے تھے اللہ تعالےٰ نے انہیں پھر ایک مرکز میں جمع کر دیا اور وہ الہام بڑی شان سے پورا ہوا جو ۱۹۴۲ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ہوا تھا کہ

"اینما تکونوا یأت بکم اللہ جمیعا"

تم جہاں کہیں بھی ہوگے زمین و آسمان کا خدا تمہیں پھر ایک مرکز پر جمع کر دے گا۔

اس الہام کے پورے ہونیکا حقیقی نظارہ اس وقت نظر آسکتا ہے۔ جب انسان ربوہ میں آئے اور اس جدید مرکز سلسلہ کی روز افزوں ترقی کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرے بہر حال یہ آنے والے دن بڑے مبارک ہیں اور نہایت خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ہر قسم کے موانع کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس جلسہ میں شمولیت اختیار کرتے ہیں اور نئے سال کے لئے اپنے اندر ایک نیا عزم نئی روح اور نئی بیداری پیدا کر کے واپس جاتے ہیں۔

پھر یہ سال اس لحاظ سے بھی ہمارے لئے بڑا ہے کہ اس سال ہمارے بھولے بھٹکے مسلمان بھائیوں نے جماعت احمدیہ کے کچلنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ کونسا منصوبہ ہے جو وہ عمل میں نہ لائے اور کونسی تدبیر ہے جس میں انہوں نے حصہ نہ لیا۔ مگر باوجود اس کے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کی ہر تدبیر میں انہیں ناکام کیا۔ اب تک حسد کی آگ ان کے دلوں میں پرورش پا رہی ہے اور وہ احمدیت کی ترقی میں روڑے اٹکانا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ پس یہ سال جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے بڑا اہم سال ہے اور ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس جلسہ سالانہ پر پہلے سے بھی زیادہ جوش اور اخلاص کے ساتھ آئے اور دشمن کو بتا دے کہ احمدیت مٹنے والی نہیں۔ اسے جتنا دبایا جائے گا وہ اتنی ہی ابھرے گی۔ اور دنیا میں زیادہ سے زیادہ سربلند ہوتی چلی جائے گی۔ لیکن ظاہر ہے کہ جہاں یہ جلسہ اس سال کی اہمیت کے لحاظ سے اپنے اندر ایک خاص خصوصیت رکھتا ہے۔ وہاں اخراجات کے لحاظ سے باقی سالوں کی نسبت اس سال ہم پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر قسم کی قربانی کو کے اس بوجھ کو اٹھائیں تاکہ یہ جلسہ خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب و کامران ہو اور دشمن کی آنکھ جماعت کے اخلاص اور اس کی قربانی کو دیکھ کر ندامت اور شرمندگی سے زمین میں گڑ جائے۔

جلسہ سالانہ کے اخراجات ہمیشہ ایک خاص چندہ کے ذریعہ سے پورے کئے جاتے ہیں جسے "چندہ جلسہ سالانہ" کہا جاتا ہے اور جس میں ہر شخص کی ماہوار آمد کا دسواں حصہ لیا جاتا ہے۔ اگر یہ چندہ بر وقت جمع ہو جائے تو مرکز سلسلہ کو اشیاء خورد و نوش کے خریدنے میں سہولت رہتی ہے اور انتظام میں نقص پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر روپیہ ہی نہ ہو یا ہو تو ضرورت سے کم ہو تو ایسی صورت میں نہ تو ضروری اشیاء خریدی جاسکتی ہیں۔ نہ کافی تعداد میں خریدی جاسکتی ہیں اور نہ سستی خریدی جاسکتی ہیں۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ تمام عہدیداران مال کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلاتا ہوں۔ اور جماعت کے احباب سے بھی گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے چندوں کا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ انہوں نے چندہ جلسہ سالانہ ادا نہ کیا ہو تو فوراً اپنے سیکرٹری مال کو ادا کریں تاکہ آپ کا روپیہ سلسلہ کے کام آئے۔ اور آپ کی یہ قربانی آپ کے لئے ذخیرہ آخرت ثابت ہو

سیکرٹریان مال نیز امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کو بھی چاہئیے کہ وہ میرے اس اعلان کو جمعہ کے روز احباب جماعت کو سنا دیں۔ اور خطیب صاحبان سے بھی گذارش ہے کہ وہ مرکز کی اس ضرورت کی اہمیت کو اپنے خطبات میں واضح کریں تاکہ اگر کوئی دوست غافل ہوں تو وہ بھی بیدار ہو جائیں اور وقت کے اس فریضہ کی ادائیگی سے محروم نہ رہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب جماعت ہر قسم کے تساہل کو نظر انداز کرتے ہوئے فوری طور پر چندہ جلسہ سالانہ جمع کر کے بھجوا دیں گے تاکہ ہمیں انتظام میں دقت نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ لوگوں کے ساتھ ہو اور آپ کو اس قربانی میں دل کھول کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

ولادت

مورخہ ۲۶/۹/۵۲ بروز جمعۃ المبارک اللہ تعالےٰ نے میرے گھر میں لڑکا عطا فرمایا۔ بچہ کی طبیعت کچھ ناساز ہے۔ احباب نومولود کی صحت کاملہ درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں

عبداللہ خاں ونڈ پور کھروٹیاں ضلع سیالکوٹ

میرے رشتہ داروں کے خلاف مخالف پارٹی نے ایک تنازعہ کی بناء پر مقدمہ دائر کیا ہوا ہے۔ احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

غلام حسن محمودہ ضلع اٹک

درخواست دُعاء

(از حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

میں ۲۶ کو کوہاٹ پہنچی اور اسی روز میرے پیچھے میرے نواسے مبشر احمد منور۔ محمودہ سلمہا کے بڑے لڑکے کے بازو کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے اس کو لاہور لائے۔ اس کی ہڈی بری طرح ٹوٹی ہے اور پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ یہ خبریں یہاں پردیس میں میرے لئے اور بھی سخت فکر اور پریشانی کا موجب ہیں۔ تمام احباب جماعت بالخصوص صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قادیان کے درویش صاحبان کی خدمت میں دعائے خاص کی التجا ہے۔ نیز امرائے جماعتہائے احمدیہ سے التماس ہے کہ اپنے اپنے مقام پر دعا کی تحریک زور سے فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ بچہ کو ہر طرح سے صحیح و سالم بستر علالت سے اٹھائے۔ آمین

عہدیداران جماعت لاہور کا ضروری اجلاس

اتوار مورخہ ۱۲/۱۰/۵۲ کے روز صبح آٹھ بجے مکرم جناب امیر صاحب کی کوٹھی نمبر ۱۳ ٹمپل روڈ میں مجلس عاملہ کے ممبران اور حلقہ جات کے تمام کارکنان کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد ہوگا (کارکنان میں نائب سیکرٹری محصل اور خطیب صاحبان شامل ہیں) تمام ممبران مجلس عاملہ اور کارکنان حلقہ جات سے درخواست ہے کہ وہ اور وقت مقررہ پر اجلاس میں شریک ہونے کی غرض سے تشریف لائیں۔

انچارج دفتر جماعت احمدیہ ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور

علمی مقابلوں میں شامل ہونے سے آپ کا ذہنی اور علمی معیار یقیناً بلند ہوگا۔ آپ آج ہی اپنا نام بھجوائیے

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے

کیا آپ نے اپنی آمد کے مطابق چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیا ہے؟

(نظارت بیت المال ربوہ)

شکریہ احباب

مورخہ ۲۶ ستمبر ۵۲ء بروز جمعۃ المبارک میری والدہ محترمہ کی اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پر احباب کی طرف سے مجھے اظہار افسوس اور ہمدردی کے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ اسی طرح میرے بھائیوں چوہدری عطاء اللہ صاحب اور چوہدری جمال الدین احمد صاحب کے ساتھ چنیوٹ میں احباب کی طرف سے کمال ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ہم سب احباب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ اس لئے اخبار کے ذریعہ سے میں تمام احباب کا اپنی طرف سے اور دونوں بھائیوں کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمیں آئندہ بھی اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور ہمارے نقصان عظیم میں جو والدین کی دعاؤں سے محرومی کی صورت میں ہمیں پہنچا ہے اپنی دعاؤں سے ڈھارس بندھائیں۔

عزیز جمال الدین احمد کی صحت بھی جگر کی خرابی کے سبب خراب ہے اور اس پر والدہ کی جدائی کا صدمہ اس کے لئے خاص طور پر ناقابل برداشت ہے۔ احباب اس کے لئے خاص طور پر دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں کہ اللہ تعالےٰ اس کا حافظ و ناصر ہو اور جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

میں مکرم محترم صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی۔ مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب بھامبڑی مولوی احمد خانصاحب نسیم اور سید سعید احمد صاحب اور دیگر احباب کا از حد ممنون ہوں جنہوں نے والدہ کی تجہیز و تدفین میں ہماری مدد فرمائی۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

خاکسار غمزدہ قمر الدین مینجر اشتہارات الفضل لاہور

جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے لئے

ایک ضروری اعلان

امراء صاحبان ضلع سیالکوٹ۔ پریذیڈنٹ صاحبان۔ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری تبلیغ صاحبان جملہ جماعتہائے ضلع سیالکوٹ کا ایک ضروری اجلاس مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۲ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح جامع احمدیہ سیالکوٹ میں ہوگا۔ ان عہدہ داران کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مہربانی کر کے ضرور اجلاس میں شامل ہوں۔ مکرم پراونشل امیر صاحب صوبہ پنجاب اور جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ بھی شمولیت فرمائیں گے۔

امیر جماعتہائے احمدیہ سیالکوٹ

روزنامہ — الفضل — لاہور

مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء

دنیا کا انجام

جب ازمنہ وسطی میں عقل سے مبرا دین اور دین سے مبرا عقل کی جنگ یورپ میں ہوئی تو دین اپنے حامیوں کی کمزوریوں کی وجہ سے دب گیا۔ اور عقل برسر عروج آگئی۔ اس وقت سے لے کر آج تک عقل فائق چلی آتی ہے۔ علمی سائنس کے مادی ٹھوس ہتھیاروں نے دنیا کو نقد حاضر کا گرویدہ بنادیا اور عقبے سے بالکل بے نیاز کر دیا۔ یہاں تک کہ عقلمندوں نے عملی سائنس کے اصولوں کو اخلاق اور نفسیات پر بھی چسپاں کر دیا۔ اور کہا کہ ہم تمام انسانی حیات کے مسائل صرف عقل سے حل کرینگے ہمیں کسی الہامی قسم کی راہ نمائی کی ضرورت نہیں۔

جہاں تک مادی ترقیوں کا تعلق ہے۔ بے شک اس نظریہ کی فتح یابی ہوئی۔ مگر انسانی زندگی کی بنیادیں متزلزل ہوگئیں۔ عقایت نے ان اخلاقی اقدار کی چولیں ڈھیلی کر دیں۔ جن کو دین نے انسانی فطرت میں مستقل کر دیا تھا۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کا تمام نقطۂ نظر مادی ہو کر رہ گیا ہے۔ اس کا اعتقاد ہے کہ کوئی نیکی نہیں جس کا فائدہ اسی دنیا میں حاصل نہیں ہوتا۔ انسان نے یہ بالکل فراموش کر دیا ہے کہ اس زندگی کے بعد بھی کوئی زندگی ہے۔ زندگی کے اس محدود تصور کا نتیجہ یہی ہونا تھا۔ کہ اقوام عالم کے درمیان جو اتحاد کا رشتہ اللہ تعالےٰ اور حیات بعد الموت پر ایمان کی وجہ سے قائم تھا۔ وہ نہایت کمزور ہو گیا ہے۔ اور ڈر ہے کہ اگر انسان انسان سے اسی طرح ٹکرانے پر مصر رہا تو جلد ہی آسمان کے ستارے وہ منظر دیکھیں گے کہ انسانیت کا جنازہ اٹھانے والا بھی کوئی نہیں

یہ حقیقت ہماری آنکھوں کے سامنے واضح ہو کر آجاتی ہے۔ جب ہم انجمن اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری مسٹر ٹرگویلی کا وہ بیان پڑھتے ہیں۔ جو ۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء کے سول اینڈ ملٹری گزٹ کے صفحہ اول پر شائع ہوا ہے۔ مسٹر ٹرگویلی نے فرمایا ہے کہ

> اس وقت کوئی شخص یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ انجمن اقوام متحدہ تیسری عالمگیر جنگ کو روکنے میں کامیاب ہو جائیگی۔

اس بیان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اقوام متحدہ کا یہ فرزانہ اعظم بھی اب مایوسی کے کنارے کھڑا ہے۔ اس کی حالت اس شخص کی طرح ہے جو ایک ایسے کنبے کا نگران ہو جس کا ہر فرد ایک دوسرے سے الجھ رہا ہو۔ اور وہ پیکر حیرت بنا تک رہا ہو۔ مگر نہ تو اس میں یہ ہمت ہو کہ بڑھ کر چھڑا سکے۔ اور نہ اس کی کوئی سنتا ہو سوائے کڑھنے کے کوئی چارہ کار نہ رہا ہو۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ کئی صدیوں سے انسان نے اللہ تعالےٰ کی بجائے صرف عقل اور مادی دنیا پر اپنے ایمان کی بنیاد رکھ لی ہے۔ اس نے آب و آتش خاک و باد کو پھاڑ کر ان کے مختلف اجزا کا علم حاصل کر لیا ہے۔ وہ ان اجزا کو توڑ سکتا ہے۔ اور پھر جوڑ سکتا ہے۔ اس نے معلوم کر لیا ہے کہ آکسیجن اور ہائیڈروجن کو ایک تناسب سے اور ایک خاص طریقے سے ملایا جائے تو پانی بن جاتا ہے۔ اس نے ہوا کا وزن مخصوص دریافت کر لیا ہے۔ اور لوہے کو نہ صرف پانی بلکہ ہوا میں بھی تیرا دیا ہے۔ اس نے مادی دنیا کے بہت سے باریک راز دریافت کر لئے ہیں۔ اس کو یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ ایک ایٹم میں کتنی بے پناہ قوت بھری ہوئی ہے کہ اگر اسکو آزادی جائے۔ تو وہ ارد گرد کتنا عظیم دھماکا پیدا کر سکتا ہے۔ اس نے بہت کچھ معلوم کر لیا ہے۔ الغرض مادی دنیا کے عجائبات اور ان کے ظاہری تغیرات پر اس کا ایمان محکم ہے۔ وہ ان تغیرات میں بڑی حد تک دخل اندازی کر سکتا ہے۔ اس نے پانی کی بھاپ سے بڑے بڑے انجن رواں دواں اور تیل سے اس نے پرندوں کی طرح ہوا پر لوہے کے بنے ہوئے جہاز پراں کر دیئے ہیں:

یہ بڑی اچھی باتیں ہیں جو انسان نے سرانجام دی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آج انجمن اقوام متحدہ کا دانائے اعظم ڈنکے کی چوٹ ساری دنیا کو پکار کر کہہ رہا ہے۔

> اس وقت کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ انجمن اقوام متحدہ تیسری عالمگیر جنگ کو روکنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

آپ تصور فرما سکتے ہیں کہ تیسری عالمگیر جنگ کے کیا معنے ہیں۔ ابھی حال میں برطانیہ نے اپنے ایٹم بم کا تجربہ آسٹریلیا کے شیطانی جزیرہ میں کیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ خطرناک ترین سامان ہلاکت ہے۔ جو اس سلسلہ میں دانایان فرنگ نے اب تک ایجاد کیا ہے۔

پھر ایک طرف امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن یہ کہہ کر تسلی دے رہے ہیں کہ

> "کمیونسٹوں کو فلپائن۔ برما۔ جاپان اور فرانس میں جو ناکامی ہوئی ہے اس سے اب روس کو احساس ہو گیا ہے کہ وہ اپنی توسیع کی پالیسی پر تشدد کے ذریعہ عمل نہیں کر سکتا"

تو دوسری طرف سویٹ روس کے نائب وزیر اعظم بیریا نے سویٹ روس کی کمیونسٹ پارٹی کی انیسویں کانگرس میں فرمایا ہے۔

> امریکی سرمایہ داروں نے دو عالمگیر جنگوں میں خوب دولت اکٹھی کی۔ اور اب وہ دنیا پر اپنا تسلط قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے دنیا کو پھر ایک عالمگیر جنگ کی آگ میں جھونکنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اگر انہوں نے جنگ شروع کی تو وہ خود تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

ان دونوں باتوں کے بین السطور وہ عبارت ہے۔ جو مسٹر ٹرگویلی نے اوپر فرمائی ہے۔ عقل اور مادہ کا شاہکار اس طرح آج ہم سے دوچار ہے کہ اگر کوئی غیبی ہاتھ آڑے نہ آیا تو یقیناً یہ زمین ... اُدھڑ اُدھڑ ہو جائے گی۔

انسان کے لئے آج بھی موقعہ ہے کہ اپنی تمام عقلی اور اپنی تمام مادی ترقیوں کو لے کر اس کے سامنے جھک جائے۔ جس نے یہ مادی دنیا پیدا کی ہے۔ اور اس کے ایک ایٹم میں وہ طاقت رکھی ہے۔ جس سے نادانی سے اس نے دنیا ہی کی ہستی کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ جس نے خود اس کو بنایا ہے۔ اس کو وہ دماغ دیا ہے جس میں وہ عقل رکھی ہے جس کو وہ پوج رہا ہے۔ حالانکہ بقول غالب ؎

ہے پرے سرحد ادراک سے اپنا مسجود

غیرمسلموں میں تبلیغ اسلام اور فرقہ مودودیہ

بقول "تسنیم" کے سٹاف رپورٹر کے مودودیوں کا ایک وفد مشرقی بنگال جارہا ہے۔ وفد کی اغراض کے متعلق اس خبر میں بتایا گیا ہے کہ علاوہ دوسرے کاموں کے

> "مشرقی پاکستان میں بسنے والے غیرمسلموں کے سامنے بھی اسلام کی دعوت کو پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی"
>
> (تسنیم ۹ اکتوبر (اصل ۸ اکتوبر) ۱۹۵۲ء)

ہمیں یہ سنکر بڑی خوشی ہوئی ہے اور امید ہے کہ غیرمسلموں میں تبلیغ اسلام کی ابتدا مودودی صاحب کے کتابچہ "ارتداد کی سزا اسلامی قانون میں" سے کی جائے گی۔ کیونکہ جیسا کہ مودودی صاحب اپنے اس کتابچہ میں فرماتے ہیں۔ غیرمسلموں کو جو اسلام قبول کرنا چاہیں "مودودیہ اسلام" کی اس حقیقت سے "خبردار" کرنا ضروری ہے کہ لا اکراہ فی الدین کے معنے یہ ہیں کہ اسلام میں تمہیں بجبر تو داخل نہیں کیا جائے گا۔ البتہ ایک دفعہ داخل ہو جاؤگے تو پھر تلوار کی دھار سے ہی گزر کر واپس جا سکتے ہو۔ اس لئے بقول مدیر "طلوع اسلام" جو کچھ کھانا پینا ہو اسلام میں داخل ہونے سے پہلے کھا پی لو۔ ملاحظہ ہو۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں:-

> "رہا تناقض کا اعتراض تو اوپر کی بحث کو بغور پڑھنے سے بڑی حد تک وہ خودبخود رفع ہو جاتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین کے معنے یہ ہیں کہ ہم کسی کو اپنے دین میں آنے کے لئے مجبور نہیں کرتے۔ اور واقعی ہماری یہی روش ہے مگر جسے آکر واپس جانا ہو اسے ہم پہلے ہی خبردار کر دیتے ہیں۔ کہ یہ دروازہ آمد و رفت کے لئے کھلا ہوا نہیں ہے۔ لہذا اگر آتے ہو تو یہ فیصلہ کر کے آؤ کہ واپس نہیں جانا ہے۔ ورنہ براہ کرم آؤ ہی نہیں کوئی بتائے کہ آخر اس میں تناقض کیا ہے؟ بلاشبہ ہم نفاق کی مذمت کرتے ہیں۔ اور اپنی جماعت میں ہر شخص کو صادق الایمان دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر جس شخص نے اپنی حماقت سے خود اس دروازے میں قدم رکھا۔ جس کے متعلق اسے معلوم تھا کہ وہ جانے کے لئے کھلا ہوا نہیں ہے۔ وہ اگر نفاق کی حالت میں مبتلا ہے۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ اس کو اس حالت سے نکالنے کے لئے ہم اپنے نظام کی برہمی کا دروازہ نہیں کھول سکتے۔ وہ اگر ایسا ہی راستی پسند ہے کہ منافق بن کر نہیں رہنا چاہتا۔ بلکہ جس شخص پر اب ایمان لایا ہے۔ اس کی پیروی میں صادق ہونا چاہتا ہے۔ تو اپنے آپ کو سزائے موت کے لئے کیوں نہیں پیش کرتا؟"
>
> (مرتد کی سزا اسلامی قانون میں ص۵۳)

مولیانہ منطق بھی ملاحظہ فرمایئے مودودی صاحب آخر میں فرماتے ہیں کہ بھئی اگر اسلام سے کسی دوسرے مذہب پر تم اس لئے جانا چاہتے ہو کہ دوسرے مذہب پر تم بری طرح ریجھ گئے ہو۔ تو یہ معلوم کرنے کے لئے کہ واقعی ایسا ہے یا نہیں ہم تمہارا امتحان اس طرح لیتے ہیں کہ تم خوشی بخوشی ہماری خونخوار تلوار کے نیچے اپنی گردن رکھ دو۔ پھر دوسری دنیا میں پہنچ کر جو چاہے کرتے پھرنا۔ لگایئے نعرہ اسلام ... زندہ باد

شذرات

سر محمد اقبال پنڈت نہرو کے جواب میں

علامہ اقبال نے جو ابتدا میں حضرت مسیح موعودؑ کو سب سے بڑے دینی مفکر (انڈین انٹی کویری ستمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲۳۷) اور آپ کی جماعت کو اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ قرار دیتے تھے۔ (ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر ۱۹۳۵ء) میں احمدیوں کو مسلمانوں سے ایک الگ جماعت ثابت کرنے کے لئے متعدد مضامین شائع کئے۔

ان مضامین سے متاثر ہو کر جواہر لال نہرو نے اپنے ایک مضمون کے ذریعہ بالخصوص یہ اعتراض کیا کہ اسلام اگر قومیت کے مخالف ہے تو کیا ٹرکی اور دوسرے اسلامی ملک مسلمان نہیں، دوسرے یہ پوچھا کہ ختم نبوت کے انکار سے اگر قادیانی خارج از اسلام ہیں۔ تو خدا کا مظہر اور اوتار سمجھے جانے والے آغا خاں کو مسلمان کہنے کی کیا وجہ ہے؟

اس پر علامہ اقبال نے "اسلام اور احمدازم" کے عنوان سے انگریزی میں ایک مضمون لکھا۔ جسے حال ہی میں انجمن خدام الدین لاہور نے دوبارہ طبع کروایا ہے۔

اصل سوالات کے جواب میں علامہ موصوف نے جو کچھ کہا ہے۔ وہ خلاصۃً بس اتنا ہے کہ اسلامی ممالک میں جو قومیت موجود ہے اسلام اس کے مخالف نہیں۔ ٹرکی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے یہ اعتراف بھی کیا ہے۔ کہ اس نے قرآن کو ترکی زبان میں رائج کر رکھا ہے۔ یا اسلامی قانون وراثت کو جو اسلامی اقتصاد کا ایک نہایت اہم حصہ ہے چھوڑ دیا ہے۔ اور اس کی بجائے سوئٹزرلینڈ کے نظریہ وراثت کے سامنے کاسہ لیسی کی ہے۔ تاہم آپ کا خیال ہے کہ اگر حضرت شاہ ولی اللہ دوبارہ آکر اس انقلاب کو دیکھتے تو باغ باغ ہو جاتے۔

آغا خاں کے متعلق یہ عجیب دعوٰے کیا ہے۔ کہ وہ اگرچہ تسلسل امامت کے قائل ہیں۔ مگر ان کے نزدیک امام محض شریعت کا مفسر ہے۔ حالانکہ جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ نے تفہیمات میں لکھا ہے کہ شیعوں کے تمام فرقے امامت کو نبوت سے ارفع قرار دیتے ہیں اس لئے ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اور ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

مگر لطیفہ یہ ہے کہ "ختم نبوت" کے نام سے ہمارے مشرقی شاعر نے احمدیوں کو دائرہ اسلام سے الگ ثابت کرنے کی جس زور سے بحث کی ہے۔ اسی زور سے انہوں نے سر آغا خاں کو مسلمان بلکہ مسلمانوں کا راہ نما ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ایک ایسی کھلی بات ہے جس کا احساس اس وقت کے کئی اخبارات مثلاً الجمعیۃ (دہلی) ہند (کلکتہ) سیاست (لاہور) اور انقلاب نے بھی کیا تھا۔

روشنی کا مینار

ڈاکٹر اقبال اپنے مقالہ (اسلام اور احمدازم) لکھنے سے پیشتر احمدیہ لٹریچر کا خود مطالعہ کر لیتے۔ تو انہیں معلوم ہوتا کہ احمدیت کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ توحید و رسالت کی بنیادوں پر اسلامی حکومت کو ایک دفعہ پھر قائم کر دے

مگر افسوس ایسا نہیں ہو سکا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایک احمدی ان کے مقالہ سے یہ تاثر لئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ علامہ اقبال "احمدیت" کے نام پر کوئی جدید تحریک ایجاد کر رہے ہیں مثلاً آپ نے لکھا ہے:۔

(۱) قادیانیت مسلمانوں سے سوشل بائیکاٹ کی تلقین کرتی ہے۔

(۲) احمدیوں کے نزدیک امت محمدیہ میں صرف ایک نبی آسکتا ہے۔

(۳) مرزا صاحب ختم رسالت کے مدعی ہیں۔

(۴) احمدیت کا مقصود لوگوں کو غلامانہ مجبوریوں کے سامنے جھکا دینا ہے وغیرہ وغیرہ

بایں ہمہ ہمیں اعتراف کرنا چاہیئے کہ علامہ اقبال نے احمدیت کی حقیقت معلوم کرنے کا ایک ایسا طریق بتایا ہے۔ جسے ہر حیثیت سے روشنی کا مینار کہنا چاہیئے۔ یعنی آپ فرماتے ہیں۔

"A careful psycho-logical analysis of the revelations of the founder, would perhaps be an effective method of dissecting the inner life of his personality"
(Islam and Ahmadism
(Page 19)

یعنی اگر کوئی ماہر نفسیات بانی احمدیت کے الہامات کا تحلیل نفسی کے طریقے پر تجزیہ کرکے آپ کی شخصیت کے اندرونی سرچشموں کا کھوج لگاتا تو مؤثر نتائج پیدا ہو سکتے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

I do hope that one day some young Student of modern psychology will take it up for serious study (Page 19)

میں چاہتا ہوں کہ ایک دن جدید نفسیات کا کوئی طالب علم اس کا سنجیدگی سے مطالعہ اور تجزیہ کرے۔

؎ کاش کوئی ماہر نفسیات علامہ اقبال کی اس دلی آرزو کو پورا کرنے کا کوئی سامان کرے ؏

علماء کنونشن کی ڈائری کا ایک ورق

۳ اگست۔ ہمارے مطالبہ کے متعلق عزت مآب وزیر اعظم نے یقین دلا دیا ہے کہ یوم استقلال پر حکومت کے نقطہ کی وضاحت کر دی جائے گی آپ بڑے دیندار اور صالح ہیں۔ آپ کا فیصلہ اطمینان بخش ہوگا۔ (زمیندار)

۱۷ اگست۔ خواجہ صاحب کی تقریر نہایت مایوس کن تھی۔ لوگوں نے ریڈیو بند کر دیئے۔ (آزاد)

۱۸ اگست۔ جناب وزیر اعظم نے ۱۴ اگست کو سرکاری اعلامیہ کرکے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ یہ اعلامیہ مرزائیت کے لئے پیغام موت ہے۔ وزیر اعظم کو مبارک باد۔ مسلمانوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی (زمیندار)

۱۹ اگست۔ سرکاری اعلان قادیانیت کے لئے پیغام حیات اور ہمارے لئے پیغام موت بن گیا۔ (تسنیم) ہمارا وفد مطمئن واپس آیا (زمیندار)

۲۰ اگست۔ وفد کو کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا گیا۔ حکومت ہر مسئلہ میں ناکام رہی ہے۔ ہم سینہ سپر ہوں گے اور جنرل نجیب پیدا ہوگا (آزاد زمیندار)

۲۶ اگست ہم اپنی کامیابی پر مسلمانوں کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں ہماری بات بڑے غور سے سنی گئی۔ حکومت ہمارے چل پڑی مسلمان ایک کروڑ روپیہ جمع کریں۔ تاہم تحفظ ختم نبوت کر سکیں (زمیندار)

۲۹ اگست۔ ہم نہ کامیاب ہیں نہ ناکام (آزاد) مرزائی لوہا ثابت ہو رہے ہیں (زمیندار)

۲ ستمبر۔ مرزائیوں کے مورال کا شیرازہ بکھر چکا ہے۔ ہزاروں مرزائی اسلام کی آغوش میں (زمیندار)

۷ ستمبر۔ خلیفہ صاحب احمدیت سے دستبردار ہونے لگے ربوہ میں جاء الحق کا نظارہ (زمیندار)

۱۱ ستمبر۔ مرزائیوں کے خوفناک سیاسی عزائم یہ لوگ سانپ کی طرح پاکستان کو نگلنے کی سازش میں مصروف ہیں اور دوسری متوازی حکومت بنا رہے ہیں۔

الزام بازی، دشنام طرازی ہنگامہ سازی بوڑھے لوگوں کے منہ کالے کرکے گدھوں پر سوار کرنے سے مرزائیت ختم نہیں ہو سکتی، اس کے لئے ٹھنڈے دماغ کی ضرورت ہے۔ (آزاد)

۱۲ ستمبر۔ حکومت نے مطالبہ قبول کرنے سے انکار کرکے مرزائیوں سے زیادہ ختم نبوت کی ہتک کی ہے۔ ہمیں تحریک کا رخ بدلنا چاہیئے۔ پاکستانی مسلمانوں میں اگر ہندی مسلمانوں کی طرح جرأت ہے تو انتظار کس بات کا ہے؟ اگر جرأت نہیں تو ایک کروڑ روپیہ جمع کرنے کا کام جاری رکھا جائے۔ اور تحفظ ختم نبوت بجز اس بات کے آخر کس شئے کا ہے؟ (اعتصام)

۱۷ ستمبر ؎

انکار کریں ناظم و نشتر ارے توبہ
کرنا ہے انہیں وہ جو مسلمان کریں گے

ہماری توقعات پوری نہیں ہوئیں، اور شجر مرزائیت کی آبیاری کی جا رہی ہے۔ (آزاد)

۱۹ ستمبر۔ ہماری کنونشن کی شاندار کامیابیاں

(۱) ہمارے مقابل حکومت کو مونہہ کی کھانی پڑی؛

(۲) ارباب حکومت کو یقین آگیا کہ ہماری شکایات درست تھیں۔ اور وہ مرزائیوں کو کافر سمجھنے لگے۔

(۳) تبلیغ مرزائیت حکماً بند کر دی گئی۔

یہ کامیابیاں تسلی بخش ہیں۔ مگر ہمارا کوئی مطالبہ کامرانی سے ہمکنار نہیں ہوا۔ (زمیندار)

قارئین! جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ کوئی نہیں کہتا کہ علماء اپنی تحریک میں ناکامیاب ہوئے۔ مگر علماء کی ذہنی کیفیت ملاحظہ ہو۔ کہ وہ کبھی مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے مبارکبادی کے تار بھیجنے شروع کر دیتے ہیں۔ اور کبھی اپنی ناکامی پر دستخط کرکے صف ماتم بچھا دیتے ہیں۔ پھر یکایک خیال آتا ہے تو غصے سے بے قابو ہو کر حکومت کو جنرل نجیب کی دھمکیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ اور جب سماں خوب بندھ جاتا ہے۔ تو حکومت کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں اور مسلمانوں پر برسنا شروع کر دیتے ہیں۔

آخر یہ سب باتیں ان کی مجرمانہ ذہنیت کو بے نقاب نہیں کرتیں تو اور کیا بتاتی ہیں؟

درخواستہائے دعا

(۱) میرا بھائی نذیر احمد عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ رکھا گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔ (۲) عزیز جمیل احمد خسرہ، بخار اور کھانسی کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ راحت حسین لاہور

ایک ایسے وجود کو کافر قرار دینا گناہِ عظیم ہے جو ہر لمحہ سراسر اسلام ہی کی عظمت اور اس کے وقار کیلئے ہمہ تن کوشاں ہے

چودھری محمد ظفر اللہ خاں کے متعلق مفتی مصر کے فتویٰ کفر پر انڈونیشیا کی سب سے بڑی اسلامی پارٹی کے جریدہ کا اظہار خیال

ترجمہ از مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا

انڈونیشیا کی سب سے بڑی مسلم سیاسی پارٹی کا ہفتہ وار اخبار "حکمت" (جو سابق وزیر اعظم اور ماشومی پارٹی کے لیڈر محمد ناصر صاحب کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے) اپنی ۱۹ر جولائی کے شمارے میں رقمطراز ہے:۔

"جیسا کہ اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ مصر کے بڑے مفتی نے یہ فتویٰ دیا تھا۔ کہ خواتین کو انتخاب میں ووٹ دینے یا انتخاب میں حصہ لینے کا حق حاصل نہیں۔ یا زیادہ واضح الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے۔ کہ خواتین کو سیاسی حقوق حاصل نہیں۔

یہ فتویٰ بلاواسطہ طور پر یا بالواسطہ خواتین مصر کے لئے ایک ضرب کاری ہے۔ خصوصاً "بنت نیل" کے لئے۔ جس نے نہایت زور و شور سے صنف نازک کے لئے ان حقوق کے حصول کی خاطر اپنی جد وجہد جاری کر رکھی ہے۔ جو کہ دیگر ممالک میں ان کی بہنوں کو حاصل ہیں۔ وہ ممالک خواہ غیر مسلموں کے ہیں۔ یا ایسے ممالک ہیں جنہوں نے اپنے اساسی قانون کو ان الفاظ سے زیب دیا ہے۔ کہ ان کے اساسی قانون کی "بنیاد اسلام" پر ہے۔

ابتداء میں ہم نے مفتی مصر کے اس مذکورہ فتویٰ کی نسبت اظہار رائے کرنے کی چنداں ضرورت محسوس نہ کی۔ گو یہ ایک حقیقت ہے کہ مفتی مصر کے اس فتویٰ نے ان ترقی پسند مجاہدین کی کوششوں پر ایک ضرب کاری لگائی ہے۔ جو خواتین کے سیاسی حقوق کے مطالبات کی ہمیشہ تائید کرتے رہے ہیں۔ اور پھر خصوصاً اس وجہ سے بھی مذکورہ فتویٰ کی نسبت ہم نے اظہار خیال نہ کیا۔ کہ یہ مسئلہ ایک خالص قانونی مسئلہ ہے۔ اور اس پر بحث کے لئے انہی طریقوں کو استعمال کرنا چاہیئے۔ جو اس علمی میدان میں لازمی ہوتے ہیں۔

جہاں تک اظہار خیال کا تعلق ہے۔ ہر ایک شخص کو اپنے خیالات کے اظہار کی آزادی کا حق حاصل ہے یعنی کو بھی اپنے خیالات کے اظہار کا اسی طرح حق حاصل ہے۔ جیسا کہ ہم آزادی سے یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ اس قسم کے دقیانوسی فتوے دینے والے کی مثال بالکل کنوئیں کے اس مینڈک کی طرح ہے۔ جو بیرونی دنیا کی ترقی کا مطالعہ کرنا ہی نہیں چاہتا۔ ایسے فتووں کی ہمیں کوئی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ الحمد للہ کہ دنیائے اسلام کے لئے یہ ایک خوش قسمتی ہے۔ کہ مفتی مصر کو ایسی بین الاقوامی پوزیشن حاصل نہیں۔ جس کی وجہ سے ملک مصر کی سیادت سے باہر کے مسلمان اس کے فتوے کے پابند ہو سکیں۔

لیکن حال ہی میں مفتی مصر کا سر ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کو کافر ٹھہرانا اور یہ کہنا کہ وہ اپنے عہدہ کے جس پر وہ فائز ہیں قابل نہیں۔ ایسے موقع پر اگر ہم خاموشی اختیار کریں۔ اور ایسے زہریلے کلمات کے متعلق اظہار خیال نہ کریں۔ جن کی وجہ سے یہ ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اثر انداز ہو کر اسلامی دنیا کی جد وجہد کے لئے خطرناک ثابت ہوں۔ تو یہ ایک گناہ عظیم اور جرم ہوگا۔

جو لوگ جماعت احمدیہ قادیان کے عقائد رکھنے والے ہیں۔ ان کے متعلق کفر کی تہمت ہم اکثر سنتے رہے ہیں۔ بلکہ گذشتہ زمانہ میں انڈونیشیا میں بھی۔ لیکن ان آخری ایام میں خصوصاً جبکہ ہماری آزادی کا انقلاب رونما ہے۔ اور جبکہ ہم تعمیری کوششوں کے دور سے گزر رہے ہیں۔ ایسی باتیں سننے میں نہیں آئیں۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ دراصل اس وقت کئی ایسے اہم مسائل اور ضروری امور ہیں۔ جو کہ دنیائے اسلام کی قسمت سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کے لئے ساری دنیائے اسلام یہ ضروری سمجھتی ہے۔ کہ آپس کے اختلافات کو ایک طرف کرتے ہوئے وہ ایک دوسرے کے زیادہ سے زیادہ قریب ہو کر متحد ہو جائیں۔ اور باہمی تنازعات جو قبل ازیں مختلف عقائد رکھنے والی جمعیتوں کے درمیان رہتے تھے۔ ان کو چھوڑ دیں۔ لیکن اگر کوئی ایسے امور کو کریدنا ہی چاہتا ہے۔ تو اسے کون روک سکتا ہے۔ لیکن ہمارے خیال میں دانشمندی یہی ہے۔ کہ دنیائے اسلام کے مفاد کو مد نظر رکھا جائے۔ اور نفع و نقصان کا موازنہ کیا جائے۔ کہ ایسے اقدامات اٹھانے سے مسلمانوں کو جو ابھی اٹھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیا فائدہ یا کیا نقصان ہوگا۔

موجودہ حالات میں جبکہ دنیائے اسلام ترقی کے ذرائع تلاش کر رہی ہے۔ اور اپنی اس کھوئی ہوئی عظمت کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ جو زمانہ ماضی میں کبھی اسے حاصل تھی۔ اور اس کوشش میں پاکستان اور خاص طور پر سر ظفر اللہ خاں کی ذات نہایت ہی اہم حصہ لے رہے ہیں۔ اور پھر خاص طور پر ایسے وقت میں جبکہ اسلامی ممالک کے وزرائے اعلیٰ کراچی میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں شمولیت کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ ایسے مرحلہ پر مفتئ مصر کا سر ظفر اللہ خاں کے متعلق کفر کی تہمت لگانا نہایت ہی قابل افسوس حرکت ہے۔ اور یہ ایک ایسا قدم ہے۔ جو سراسر غیر دانشمند ہے۔ اور تنگ نظری پر مبنی ہے۔

گو مفتئ مصر کو بین الاقوامی پوزیشن حاصل نہیں۔ لیکن ایک مفتی کا فتویٰ جیسا کہ مفتی مصر ہے۔ دنیائے اسلام میں ایک حرکت اور کشمکش پیدا کر سکتا ہے۔ مفتی مصر کا یہ اقدام دانستہ ہے۔ یا نادانستہ۔ مگر یہ امر فرزندانِ اسلام کی تعمیری کوششوں کے لئے خطرناک اور سخت نقصان کا باعث ثابت ہو سکتا ہے۔ اور ایسی بیہودہ سرائیاں اور تخریبی کارروائیاں پھر ایسے غیر ذمہ دار اشخاص کی طرف سے کی جا رہی ہیں۔ جن پر صحیح اسلامی اصولوں کے قیام کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔

پھر اس امر کی بھی سمجھ نہیں آتی۔ کہ مفتی مصر کو پاکستان میں بسنے والے لوگوں کو کافر ٹھہرانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ سوال تو خود پاکستانی زیادہ بہتر حل کر سکتے ہیں۔ جن کو اولاً براہ راست اس سے تعلق ہے۔ اور ثانیاً یہ کہ قومی قیادت یا سیادت کی جمہوری خود اس امر کا صحیح فیصلہ کر سکتی ہے۔ کہ آیا ظفر اللہ خاں فی الواقعہ اس قیادت کا اہل ہیں یا نہیں۔ اس کے برعکس مفتی مصر کو جہاں بولنا چاہیئے۔ وہاں وہ گونگا ہے۔ ایک ایسے سیاسی آدمی کے متعلق جو کہ ایک مسلم لیڈر بھی ہے۔ اور اس دائرہ کے اندر رہتا ہے۔ جہاں مفتی کو قانونی طور پر حق بھی حاصل ہے۔ کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ اور ہاں ایسے شخص کے متعلق اظہار خیال کرے۔ جو Casino یعنی ناچ گانے اور شراب نوشی کی مجالس میں آنے جانے کا عادی ہو چکا ہے۔ اور قماربازی کے اڈوں میں آتا جاتا ہے۔ اور گاہے گاہے خوبصورتی کے مقابلوں کا جج بھی ہوتا رہا ہے۔ مگر اس کے برعکس یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اگر کسی طرح ممکن ہو۔ تو ایسے شخص کو دنیائے اسلام کی ممتاز ترین شخصیت تصور کیا جائے۔

ہمیں اس بات کا پورے طور پر یقین ہے۔ کہ مسلمان اب امور بلوغت کو پہنچ چکے ہیں۔ کہ اب وہ ان لوگوں کی عزت اور احترام نہیں کریں گے۔ جو کہ صرف نام کے مسلمان ہیں۔ اور روزمرہ کی عملی زندگی میں نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف عمل پیرا ہیں۔ بلکہ اب وہ اس بات کے اہل ہو چکے ہیں۔ کہ ان لوگوں کی خدمات کی وہ قرار واقعی قدر کریں۔ جن کا عمل اسلامی تعلیم اور اس کے اصولوں کی مطابقت اور راہنمائی میں ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کوئی شخص عقائد کی رو سے ان سے اختلاف بھی رکھتا ہو۔

ایک مسلمان بھائی کو کافر قرار دینا ہی ایک کافی بڑا گناہ ہے۔ اور پھر اس شخص کا گناہ کس قدر عظیم ہوگا۔ جو اپنے اس بھائی کو کافر کہے۔ جو ہر لمحہ سراسر اسلام ہی کی عظمت اور اسی کے وقار کے لئے ہمہ تن کوشاں ہے۔

اگر ہم مفتی کے ان خیالات کو دنیا کے موجودہ حالات پر قیاس کریں۔ تو ہم بآسانی یہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ مفتی کے ایسا کہنے میں ضرور کوئی سیاسی مقصد کارفرما ہے۔ نہ کہ محض اسلامی فتویٰ۔ ہم یہ نتیجہ بھی آسانی سے نکال سکتے ہیں۔ کہ اس فتویٰ کے پیچھے ضرور کوئی ایسا گروہ مصروفِ عمل ہے جو مسلمانوں کی دوبارہ بیداری کو پسند نہیں کرتا۔ اور وہ یہ بھی نہیں دیکھ سکتا۔ کہ پاکستان دنیائے اسلام کی قیادت کرے۔ ایسے گروہ نے خوش قسمتی سے مفتئ مصر پر اپنا اثر ڈال لیا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ جس طرح مفتئ مصر کے اس فتویٰ کو جو مستورات کے سیاسی حقوق کے متعلق ہے نظر انداز کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس کے موجودہ فتوے کو بھی ہوا کے اس جھونکے کی طرح سمجھیں۔ جو آیا اور چلا گیا۔ اور اس کا کوئی اثر نہیں قبول کرنا چاہیئے۔

علاوہ ازیں ہمیں اب مزید محتاط رہنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے مخالفین۔ ایسے مخالفین جو ہمیشہ ہمارے تنزل کے لئے کوشاں ہیں۔ ہماری ترقی کی کوششوں میں کوئی لغزش پیدا نہ کر سکیں"۔

تمام جماعتیں اپنی ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھیجیں

الحمد للہ کہ جماعتوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اور اپنی ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھیجنا شروع کر دیا ہے۔ مگر جب تک سو فی صدی جماعتیں اس پر عمل پیرا نہیں ہو جاتیں۔ اس وقت تک نظارت ہذا کا یہ کام مکمل نہیں کہلا سکتا۔ میں بذریعہ اعلان ہذا تمام جماعتوں کے ذمہ دار کارکنان کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کی ماہوار تبلیغی کارگذاری سے مجھے اطلاع دے کر تبلیغ ایسے اہم فریضہ کی ادائیگی میں میری مدد فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

زکوٰۃ کی ادائیگی مال کو بڑھاتی ہے

خدام الاحمدیہ کا عہد

(از مکرم محمد سعید احمد صاحب دھرمپورہ)

خدام ہر اجتماع پر کھڑے ہو کر بڑی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ یہ عہد دوہراتے ہیں۔ کہ وہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان۔ مال عزت اور وقت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے یہ کتنا جامع عہد ہے۔ کہ ہماری ساری زندگی کا مقصد چند الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ ہماری کامیابی اسی میں ہے۔ کہ ہر لمحہ ہمارا یہ عہد ہمارے سامنے ہو۔ اس سے روح کو تسکین ہوتی ہے دماغ منور ہو جاتا ہے

اقوام عالم کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کسی قوم یا جماعت کی ترقی کے لئے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے سوال یہ کہ اس گروہ کے سامنے کوئی نصب العین ہو۔ کوئی منزل مقصود ہو جس سے افراد پر واضح ہو جائے۔ کہ اُن کی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ اور اس کے حصول کے لئے کتنی جدوجہد درکار ہے۔ ماضی شاہد ہے کہ کسی فرد یا قوم نے بغیر کسی نصب العین کے ترقی نہیں کی۔ دوسرے نمبر پر قربانی ہے یعنی یہ کہ اس جماعت کے افراد اپنے مطلوب کے لئے کتنی قربانی کرتے ہیں

تیسری چیز نتیجہ ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں ہمارا مشاہدہ ہے۔ کہ اگر کسی طالب علم کو امتحان میں ایک دفعہ ناکامی ہو جائے۔ تو مایوسی کے عالم میں وہ اس طرح کھو جاتا ہے۔ کہ دوسری دفعہ کی کوشش اسے دوبھر معلوم ہوتی ہے۔ مسلسل محنت کے بعد امتحان سے فارغ ہو کر وہ نتیجہ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے کامیابی کے سنہری خواب ہی نے اس سے دن رات محنت کروائی۔ اور وہ ایک عرصہ کے لئے سعیٔ پیہم میں مشغول رہا۔ یہی حال قوموں کا ہے۔ قربانی تب ہی ممکن ہے۔ جب کسی درخشندہ مستقبل کا یقین ہو آپ مادی تحریکوں کا جائزہ لیں۔ ہٹلر کس شان سے اُٹھا۔ اُس کی قوم نے کس جذبہ سے اُس کی آواز پر لبیک کہا۔ مگر اس کا کتنا بھیانک انجام ہُوا۔ آج اس داستان کی حقیقت بچہ بچہ پر واضح ہے۔ ہٹلر نے اپنی قوم کو غلامی سے نجات دلا کر ساری دنیا پر مسلط کر دینے کا عزم کیا۔ اور یہی مقصد تھا جس کے لئے جرمن قوم کی قربانی ضرب المثل بنی۔ وہ اپنے ملک کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کرتے رہے۔ یہی حال جاپانیوں کا ہے۔ کمیونسٹ تحریک کے حامی بھی محض ایک دنیوی مقصد کی خاطر قابل تعریف قربانی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اگر دنیادار ایک حقیر عہد کی خاطر بڑے سے بڑے لالچ کو قومی جذبہ کے تحت کچل دیتے ہیں۔ اگر مادیت کے پرستاروں نے ادنیٰ مقاصد کی خاطر اتنی بڑی قربانیاں کیں۔ تو ہمیں اس سے بڑھ کر اعلیٰ نمونہ پیش کرنا ہوگا۔ ہمارا مقصد بلند ہے۔ تو قربانی بھی عظیم الشان ہوگی

خدا کا لاکھ شکر ہے۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمارے سامنے پہلے ہی سے ایک لائحہ عمل موجود ہے۔ ہمارے آباؤ اجداد کی شاندار قربانی نے انہیں صدیوں کے لئے ملکوں کا بادشاہ بنا دیا۔ انہوں نے دین کے لئے کی۔ مگر نتیجہ میں دین و دنیا ملے۔ وہ اصول آج بھی ہمارے سامنے ہیں۔ پھر ہم خوش قسمت ہیں۔ کہ عظیم المرتبت امام ہم میں موجود ہے۔ اور خدا کی تائید کے وعدے ہمارے ساتھ ہیں۔ اگر ہم اپنے مرتبہ کی قدر نہیں کرتے۔ تو اس سے بڑھ کر ناشکری کیا ہوگی۔ اگر ہم قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان۔ مال عزت اور وقت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں گے۔ تو قرآن پاک کے فیصلہ کے مطابق خدا اور اُس کے رسول کی رضا حاصل ہوگی۔

آج کل دنیا اس قدر ترقی کر چکی ہے۔ کہ وقت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ہر انسان خواہ امیر ہو یا غریب وقت کی اہمیت کا احساس رکھتا ہے۔ مگر دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے ہمیں وقت بھی قربان کرنا پڑے گا۔ اسی طرح بعض طبائع مال سے محبت رکھتی ہیں۔ خصوصاً تاجر لوگ۔ لیکن ہمیں مال بھی قربان کرنا پڑے گا۔ عزت ایک ایسی چیز ہے۔ کہ حقیر سے حقیر انسان بھی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ ہر چیز قربان کر دیگا۔ مگر عزت کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دے گا۔ دین کے لئے ہمیں عزت بھی قربان کرنی پڑے گی۔ باقی رہ گئی جان یا زندگی۔ جس کے لئے ہم سب کچھ کرتے ہیں۔ کیونکہ جان ہے تو جہان ہے۔ سو ہم یہ بھی عہد کرتے ہیں کہ اگر ضرورت پڑے تو جان بھی قربان کر دیں گے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ باقی کیا رہ گیا۔ جو ہمیں دین سے غافل رکھے۔ اگر ہمارا ایمان ہے کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ اور یقیناً ہے۔ اگر ہمارا ایمان ہے۔ کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی اس زمانہ کی نجات ہوگی۔ اگر ہم یقین کرتے ہیں کہ ہمارا عہد حقیقت پر مبنی ہے۔ تو پھر دنیا کی کشش ہمارے لئے نہیں ہو سکتی۔ دنیا تو مومن کے لئے قید خانہ ہے۔ عہد وہی ہے۔ جس کا ثبوت ہمارے عمل سے ملے۔ اگر واقعی ہم صدق دل سے یہ عہد کرتے ہیں۔ کہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر ہم اپنی جان مال عزت اور وقت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں گے۔ تو پھر یہ تساہل کیسا۔ ہمیں تو بغیر کسی تحریک کے اور بغیر کسی بازپرس کے اپنے عہد کے احترام میں اپنے ہر فرض کو احسن طریق سے ادا کرنا چاہیئے۔ چہ جائیکہ عہدیداران گھر بہ گھر جا کر تحریک کریں۔ اور خدام کو اُن کے فرائض کی طرف متوجہ کریں۔ ذمہ داری سب کی ایک جیسی ہے۔ عہدیداروں کا کوئی علیحدہ عہد نہیں۔

آخر میں احمدی نوجوانوں سے درخواست ہے کہ وہ نئے عزم صمیم کے ساتھ اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش میں لگ جائیں۔ بار بار اس کے الفاظ پر غور کریں۔ اپنے نفسوں کا محاسبہ کریں۔ اپنے اعمال کا جائزہ لیں۔ خود اپنے ضمیر ہی سے گواہی طلب کریں۔ کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے ہم نے کیا کیا۔ ایسا نہ ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے ہم نے دنیا کو ترک کیا مگر اپنی غفلت کی وجہ سے قیامت کے دن بھی سرخروئی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم پر فضل کرے اور ہمیں توفیق دے کہ جو عہد بھی ہم کریں اُس کو صحیح معنوں میں اور باحسن طریق پورا کریں۔ آمین۔

شرائط ٹھیکہ تعمیر ربوہ

ربوہ میں تعمیرات کے بارہ میں ٹھیکہ داروں کے لئے نظارت امور عامہ مندرجہ ذیل شرائط مقرر کرنا چاہتی ہے۔ جو احباب اس کے متعلق آراء دینا چاہیں۔ پندرہ دن کے اندر اپنی آراء نظارت امور عامہ میں بھجوا دیں۔ پندرہ دن کے بعد یہ شرائط آخری منظوری کے لئے پیش کر دی جائیں گی۔

۱۔ تعمیری ٹھیکہ مجموعی نہ ہوگا۔ بلکہ ٹھیکیدار کمیشن کے رنگ میں منافع لے سکتا ہے۔ شرح کمیشن مندرجہ ذیل ہوگی۔

تخمینہ دو ہزار تک کی لاگت پر	دس فی صدی
دو ہزار سے پانچ ہزار کی لاگت تک	سات فی صدی
پانچ ہزار سے اوپر کی لاگت پر	پانچ فی صدی

۲۔ تخمینہ اخراجات میں Catingency کا ناممنوع ہے۔ کیونکہ اندازہ خرچ ٹھیکہ دار صاحب کا لگایا ہوا ہوگا۔ اُسے چاہیئے۔ کہ وہ پوری احتیاط سے اندازہ لگائے۔

۳۔ تخمینہ سے اوپر خرچ مالک کی منظوری سے ہوگا۔ اور اگر Specification منظور شدہ کے بعد مالک کوئی تبدیلی کرے۔ تو تبدیلی پر جو زائد خرچ ہوگا۔ مالک مکان کو ادا کرنا ہوگا۔

۴۔ ٹھیکیدار اور مالک مکان آپس مدت مقرر کریں۔ مقررہ میعاد کے اندر ختم نہ ہونے کی صورت میں جو طریق اختیار کرنا ہو۔ اس کے متعلق معاہدہ میں شرائط طے کر لی جائیں۔

۵۔ ٹھیکیدار اندازہ خرچ سو فی صدی تکمیل عمارت سے پہلے لے سکتا ہے۔ لیکن کمیشن کام ختم کرنے کے پندرہ دن تک ملے گی۔

۱۔ عمارت کے سامان کی قیمت بڑھ جانے کی صورت میں مالک مکان پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ کیونکہ ٹھیکیدار اندازہ خرچ قبل از وقت لے چکا ہوگا۔

۷۔ لیبر ریٹس کم و بیش ہونے کی صورت میں مالک مکان پر کوئی اثر نہ ہوگا۔

۸۔ دوران تعمیر عمارت مالک مکان کو ہر وقت تعمیر اور حساب اخراجات پڑتال کرنے کا حق ہوگا۔

۹۔ ہر ایک معاہدہ بابت تعمیر مکان کی نقل دفتر ناظر امور عامہ میں دیگر معاہدہ رجسٹر کرانا ہوگا۔

۱۰۔ فریقین میں تنازعہ کی صورت میں نظارت امور عامہ کا فیصلہ فریقین کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔

(قائم مقام ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ربوہ)

صدقہ جاریہ میں حصہ لیں

اس وقت احمدیت کی طرف لوگوں کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ روحیں حق کی جستجو میں دیوانہ وار چلی آ رہی ہیں۔ صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے ہفتہ وار "التبلیغ" شائع ہو کر ہزاروں طالبان حق کی طرف بھیجا جا رہا ہے۔ مطالبات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اخراجات بھی کئی گنا بڑھ گئے ہیں۔ صیغہ ہذا مشروط با مد ہے۔ یعنی صدر انجمن سے اس صیغہ کو مالی امداد نہیں ملتی۔ بلکہ جماعتوں کی طرف سے چندہ اور احباب کی طرف سے عطیہ جات سے اس کے اخراجات پورے کئے جا سکتے ہیں مگر بیرونی امداد اتنی نہیں مل رہی۔ جس سے اس کے بڑھتے ہوئے اخراجات پورے کئے جا سکیں۔ احباب اس صیغہ کی امداد کی طرف خودی توجہ فرمائیں۔ تاکہ مفید سلسلہ لٹریچر زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس صدقہ جاریہ میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد قریب آگئی

قابل توجہ عہدہ داران و مخلصین جماعت

تحریک جدید کے سال رواں میں گیارھواں مہینہ جا رہا ہے۔ اور یہ اس سال کے وعدوں کے پورا کرنے کا آخری وقت ہے۔ چاہیئے کہ میعاد کا آخری وقت ۳۰ نومبر آنے سے پہلے تحریک جدید کے تمام احباب کے وعدے سو فی صدی پورے ہو چکے ہوں۔ جیسا کہ گذشتہ سالوں خصوصاً پہلے تیرہ سالوں میں ہوتا رہا ہے۔

اب تو سلسلہ کے لئے بہت زیادہ قربانی کا وقت آگیا ہے۔ مخلصین کو اللہ تعالے توفیق بخشے گا گذشتہ سال جبکہ نو ماہ سال میں سے گذر چکے تھے۔ اور تحریک جدید کی وصولی بہت کم تھی۔ اور تحریک جدید کی مالی حالت خطرناک صورت اختیار کر رہی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالے نے مخلصین کو پکارا۔ اور وہ لبیک لبیک یا امیرالمومنین کہتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اور خدا تعالے کے فضل و کرم سے وعدے پورے ہوئے۔

پس وہ احباب جن کے ذمہ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ اور وعدہ پورا نہیں ہوا۔ انہیں حضور ایدہ اللہ تعالے کے الفاظ میں توجہ دلانا مناسب ہے۔ تا وہ جلد سے جلد اپنا عہد پورا کریں۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید ہر ایک وعدہ کرنے والے کو اس کے وعدہ اور وصولی کی اطلاع کر چکا ہے۔ بلکہ عہدہ داران کو اسم وار فہرست بھی بھیج دی گئی ہے۔ تا زیادہ توجہ سے اس ماہ میں اپنے وعدے وصول کر کے پورے کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالے فرماتے ہیں:۔

"آخر جو احمدی کہلاتا ہے۔ وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے۔ وہ زنجیر کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ میں دین کے لئے جان و مال اور عزت سب کچھ قربان کر دوں گا۔ اس کا چندہ ادا نہ کرنا محض سستی اور غفلت ہے۔"

"یہ دین کا کام ہے۔ جو سب کاموں پر مقدم ہے۔ اگر آپ لوگوں کو اب ادائیگی میں تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑیگی۔"

"اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما۔ جو لوگوں کے دلوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔ اے خدا اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما۔ کہ جو لوگ وعدہ کریں۔ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔"

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

دفتر کی مطبوعہ رسید یا منی آرڈر پر دستخط و مہر مینیجر کے بغیر کوئی ادائیگی دفتر ہذا کے نزدیک مستند نہ ہو گی۔ اور نہ اس کی ذمہ واری دفتر ہذا پر ہو گی۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ — مینیجر الفضل

احمدیہ دار المطالعہ باڈہ ضلع لاڑکانہ

مسن و باڈہ ضلع لاڑکانہ میں "احمدیہ دار المطالعہ باڈہ" قائم کیا گیا ہے۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ سے گذارش ہے۔ کہ جب بھی وہ کوئی لٹریچر سلسلہ کے لئے شائع فرمادیں۔ مندرجہ بالا پتہ پر بھیج کر عنداللہ ماجور ہوں۔ خاکسار غلام حیدر خاں مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

قوم سے ایک کروڑ روپیہ کا مطالبہ کرنیوالے اب تک کئی کروڑ روپیہ ہضم کر چکے ہیں

(منقول از سہ روزہ "تعمیر" سیالکوٹ ۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

ملک میں عام کساد بازاری ہے۔ کاروبار بالعموم چوپٹ ہے۔ اور لوگ سخت مالی مشکلات میں ہیں۔ لیکن ایسے وقت میں بھی قوم سے ایک کروڑ روپیہ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کو ذرا خوف خدا نہیں۔ یہ لوگ مختلف حیلوں بہانوں سے ایک نہیں کئی کروڑ روپیہ اب تک وصول کر کے ہضم کر چکے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ لوگوں کو جوش دلا کر روپیہ تو وصول کر لیتے ہیں۔ لیکن اس روپیہ کا حساب کتاب کبھی پیش کرنے کی جرأت ان کو نہیں ہوگی۔ بلکہ اگر کبھی قوم نے حساب کا مطالبہ کیا۔ تو یہ کہہ کر ٹال دیا گیا۔ کہ یہ جہاد کا وقت ہے۔ حساب کتاب کیا۔ کشمیر فنڈ۔ کوئٹہ کا زلزلہ فنڈ بہار زلزلہ فنڈ وغیرہ بیسیوں فنڈ ان لوگوں نے اکٹھے کئے۔ اور کسی کا کوئی حساب نہیں دیا۔ سادہ لوح اپنے اخلاص سے مجبور ہو کر دیا اور بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر ان کو مالا مال کر دیتے رہے اور لاکھوں روپیہ ان کے قدموں پر ڈال دیتے رہے۔ لیکن کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ وہ تمام روپیہ کہاں گیا۔ کیا کوئی ٹھوس تعمیری کام ایسا ہے جو یہ لوگ یہ نہیں کر سکتے۔ کہ ملک سے حاصل کردہ چندوں سے ہوا۔

واقعہ یہ ہے کہ ان لوگوں کا گذارہ ہی چندوں پر ہے۔ ساسی پریس نہیں۔ ان لوگوں کا تو حال ہے کہ ایک بزرگ نے تو پنجاب مسلم بنک کا ہی دیوالہ نکال کر ہی رکھ دیا تھا۔ بدقسمتی سے انہیں اس بنک کا ڈائرکٹر بنا دیا گیا۔ تو آپ نے چھیالیس ہزار روپیہ قرض کی صورت میں بنک سے حاصل کر کے اسے دیوالیہ کر دیا۔ مسٹر جسٹس دین محمد صاحب نے اس بنک کی لیکوڈیشن کے سلسلہ میں جو فیصلہ دیا تھا اسے وکلاء صاحبان بھولے نہیں ہوں گے۔ ایسے لوگ کس طرح یہ امید رکھ سکتے ہیں۔ کہ لوگ ان پر پھر اعتماد کریں۔ اور اس کساد بازاری کے زمانہ میں ایک کروڑ روپیہ انہیں جمع کر دیں۔ لوگ انہیں خوب جانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ لاہور میں گذشتہ دنوں لاہور کے ایک بہت بڑے جلسہ میں جس کی حاضری بقول ان کے ایک لاکھ تھی۔ اور لوگوں کو جوش بھی بہت دلایا گیا تھا۔ پھر بھی چودہ اسی روپیہ سے زیادہ رقم حاصل نہ ہو سکی۔

بھارت اور عراق کے سفارتی تعلقات

نئی دہلی ۸ اکتوبر۔ حکومت عراق کی درخواست پر بھارت کی وزارت خارجہ نے عراق میں اپنے لیگیشن کو سفارتخانے کا درجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

حکومت عراق کی طرف سے کہا گیا تھا کہ واشنگٹن لندن اور تہران میں پہلے ہی عراقی سفارتخانے موجود ہیں۔ اب عراق۔ کراچی اور قاہرہ میں اپنے لیگیشنوں کو سفارتخانوں کا درجہ دے رہا ہے اس کا ارادہ ہے۔ کہ نئی دہلی میں بھی اسی پالیسی پر عمل کیا جائے۔ حکومت ہند نے عراق کی یہ درخواست منظور کر لی ہے۔

روس جنرل اسمبلی میں جنوبی افریقہ کی حمایت کرے گا

اقوام متحدہ ۸ اکتوبر: معلوم ہوا ہے کہ ایشیائی ملکوں نے جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں جنوبی افریقہ کی نسلی امتیاز کی پالیسی کے خلاف شکایت شامل کرنے کی جو درخواست کی ہے۔ جنوبی افریقہ کی یونین کو اس سلسلہ میں روسی بلاک کی غیر متوقع حمایت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

جنوبی افریقہ کے وفد کے ایک قریبی ذرائع نے بتایا ہے کہ روس نے ڈاکٹر ملان کے موقف کی حمایت کا فیصلہ اس خدشہ کے پیش نظر لیا ہے۔ کہ جنرل اسمبلی میں نسلی امتیاز کے متعلق مکمل بحث سے ایک ایسی مثال قائم ہو جائیگی۔ جو روسی بلاک کیلئے خوفناک ثابت ہوگی۔ اس بات کے امکانات موجود ہیں۔ کہ جنوبی افریقہ کو روس کی حمایت حاصل ہو یا نہ ہو۔ وہ اس مسئلہ کو ایجنڈے میں شامل نہ کرانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ بہت سے مندوبین اس امر پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ کہ اقوام متحدہ ایک گھریلو معاملات میں مداخلت نہ کرنے کے اصول کو خیرباد کہے بغیر نسلی امتیاز کی شکایت پر کس طرح بحث کر سکے گی۔

بھارت کے نائب صدر برلن میں

برلن ۸ اکتوبر۔ بھارت کے نائب صدر ڈاکٹر رادھا کرشن نے کل ہندوستانی سفیر کی طرف سے دی گئی دعوت میں اتحادی اور جرمن افسروں سے ملاقات کی۔ دعوت میں برطانیہ۔ امریکہ۔ فرانس اور جرمنی کے افسر شریک ہوئے۔

مغربی طاقتوں کو متحدہ پالیسی اختیار کرنی چاہیئے

وزیر خارجہ عراق کا مغربی طاقتوں کو مشورہ

لندن ۹ اکتوبر۔ عراق کے وزیر خارجہ ڈاکٹر فاضل جمالی نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اپنے ملک کے وفد کی قیادت کے لئے نیویارک جاتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ جنرل اسمبلی کا موجودہ سیشن اقوام متحدہ کی تاریخ میں نہایت ہی اہم اور فیصلہ کن ہوگا۔

انہوں نے "اسٹار" کے نمائندے کو بتایا کہ اگر اقوام متحدہ ایک فریب بن کر نہیں رہ جانا چاہتی۔ تو مغربی طاقتوں کو نو آبادیات اور ایشیا، اور افریقہ کے عوام کے متعلق متحدہ اور تعمیری پالیسی اختیار کرنی چاہیئے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ عرب ایشیائی بلاک کو لاطینی امریکی ممالک کی حمایت حاصل ہو جائیگی

معاہدہ صلح کی خلاف ورزی

عمان ۹ اکتوبر۔ اردن کی طرف سے صلح کمیٹی سے احتجاج کیا گیا ہے۔ کہ یہودیوں نے قلقیلیہ کے موضع عدنا کے عربوں پر حملہ کرنے کے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے

باور کیا جاتا ہے کہ اردن کی ہوم گارڈ نے یہودیوں پر جوابی حملہ کر کے کچھ نقصان بھی پہنچایا ہے۔ (اسٹار)

بغداد میں فیصل کی آمد کی تیاریاں

بغداد ۹ اکتوبر۔ بغداد میں اکتوبر کے آخر میں شاہ فیصل کا استقبال کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ کو مسند نشینی سے قبل صوبوں کا دورہ کریں گے۔ (اسٹار)

کویت اور عراق کے درمیان ویزا ختم کر دیا جائیگا

بغداد ۹ اکتوبر۔ توقع ہے کہ آئندہ ہفتے عراقی کابینہ عراق اور کویت کے درمیان آمد و رفت کے ویزا سسٹم کو ختم کرنے کی تجویز پر غور کریگی تاکہ دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی اور مالی تعاون بڑھایا جا سکے۔ (اسٹار)

سوالنامہ ختم کر دیا گیا

لندن ۹ اکتوبر۔ فوری طور پر برطانوی بندرگاہوں سے گذرنے والے مسافروں کو اب اس بہت بڑے سوالنامے کا جواب نہیں دینا پڑے گا کہ انہوں یہاں آنے سے قبل دو ہفتے کہاں بسر کئے ہیں گذشتہ آٹھ برس سے مسافروں کو اپنی صحت کے متعلق یہ جوابات دینے پڑتے تھے سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اگرچہ یہ سوالنامہ ختم کر دیا گیا ہے مگر پھر بھی۔ متاثرہ علاقوں سے آنیوالوں کو ٹیکے وغیرہ لگوانے کے سرٹیفکیٹ پیش کرنے ہی پڑیں گے۔

ایٹمی حملے سے بچانے کیلئے ایٹمی ٹیکہ

لندن ۹ اکتوبر۔ سنڈے کی اطلاعات مظہر ہیں کہ ریڈیائی حملہ سے انسان کو بچانے کی غرض سے غالباً ایسے تجربات بھی کئے جائیں گے۔ کہ مناسب ایٹمی ٹیکے تیار ہو سکیں۔

یقین کیا جاتا ہے کہ انسان کو ایٹم بم کی مہلک شعاؤں سے بچانے کے لئے نہایت قلیل مقدار کے ایٹمی ٹیکوں کے متعلق تحقیقات کی جا رہی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ چہرے اور ہاتھوں کو شعلوں کی لپیٹ سے محفوظ رکھنے کے لئے برطانیہ میں جو کریم تیار کی گئی ہے اسے ابھی مونٹی بیلوں میں آزمایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ نئی قسم کے ملبوسات بھی زیر آزمائش ہیں۔ (اسٹار)

مصر کا برطانیہ سے مالی امداد کا مطالبہ

لندن ۹ اکتوبر اطلاع ہے۔ کہ مصر نے برطانیہ سے مالی امداد مانگی ہے۔ دونوں ملک اب اپنے پرانے سیاسی اور فوجی اختلافات پر گفت و شنید کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ مصر نے جو مالی امداد مانگی ہے۔ سرکاری ذرائع سے ابھی اس کی مالیت معلوم نہیں ہو سکی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵